بہتے ہوے آنسو میرے بہتے ہی تو جانا
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا

اک قطرہ مگر تجھ میں ہے موجوں کی روانی
مغموم دلوں کا ہے لہو تو نہیں پانی
آنکھوں سے تیرا بہنا ہے دکھ کی یہ زبانی
بہہ بہہ کے سنادے تو وہ کربل کی کہانی

رو رو کے برس کر یوں ہی تو سب کو رلانا
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا

آنسو تیرے بہنے سے ملے خلد کی جنت
اور زہرا کے آنسو کی ملے ہم کو شفاعت
ہر آنسو بنے اپنے لیئے آگ سے جنت
بہنے پہ تیرے برسے ہے اللہ کی رحمت

انمول وہ موتی ہے تو کر اسکا خزانہ
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا

لب سوکھ گئے بڑھتی گئی پیاس کی شدت
پانی نہ دیا اعدا نے کیا کیا ہوی حالت
بچوں کے تڑپنے پہ بھی ائی نہیں رحمت
شبیر کے کنبہ پہ پڑی کیسی یہ آفت

اس آفتِ شبیر کو ہرگز نہ بھلانا
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا

جب شاہ کہ سینے پہ چڑھا تھا وہ ستمگر
سورج کو گہن لگ ہی گیا دیکھ کے منظر
شہ بولے جو خنجر کو پھرایا ہے گلے پر
اے شمر تو اٹھ یہاں نہ چلیگا تیرا خنجر

ہاں ذبح سے پہلے مجھے پانی تو پلانا
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا

ماتم میں تو شبیر کے اک پل بھی نہ تھکنا
اس غم کو تو سینے سے لگائے ہوئے رکھنا
اس غم کے وسیلے سے ستائے کوئی غم نہ
سب کی یہ دعاؤں کو خداوند تو سننا

برہانِ دیں مولی کی عمر کو تو بڑھانا
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا

ہر آن تیرے مولی کی مدحت کو سنانا
ہر آن تیرے مولی کی منت کو گنانا
اس شاہ کی الفت کو تو نس نس میں سمانا
دل ان کا ہی عاشق رہے اور ان کا دیوانا

تسنیم سدا شہ کی ہی خدمت تو بجانا
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا